10251-قرآن مجید میں کلمۃ "امۃ" کا معنی

سوال

قرآن مجید پڑھتے ہوئے کئ بار کلمۃ "امۃ" گزرا اور مجھے محسوس ہوا کہ اس کا ایک نہیں کئ ایک معانی ہیں، کیا یہ صحیح ہے اور اس کلمہ کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد شنقیطی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں:

قرآن مجید میں کلمہ "امۃ" کا استعمال چار طرح ہوا ہے:

اول:

وقت میں سے تھوڑي مدت کے لیے استعمال۔

جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے: {ولئن اخرنا عنھم العذاب الی امۃ معدودۃ} اور اگر ہم ان سے تھوڑي مدت کے لیے عذاب مؤخر کردیں۔

اور ایسے ہی اس فرمان باری تعالی میں:

{وقال الذی نجا منھما وادکر بعد امۃ} اور ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آگیا اور کہنے لگا۔

دوم:

لوگوں کی ایک جماعت کے لیے استعمال۔

غالب طور پر اسی معنی میں زیادہ استعمال ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

{ووجد علیہ امۃ من الناس یسقون} اور وہاں پر لوگوں میں سے کچھ کو پانی پلاتے ہوئے پایا۔

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

{ولکل امۃ رسول} اور ہر امت کے لیے رسول ہے

اور فرمان ربانی ہے : {كان الناس امة واحدة} لوگ ایک ہی جماعت تھے ، اس کے علاوہ اور بھی کئ آیات ہیں ۔

سوم :

اس شخص کے بارہ میں استعمال ہوا ہے جس کی اتباع کی جائے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{ان ابراهيم كان امة} بیشک ابراھیم علیہ السلام ایک امت تھے ۔

چہارم :

شریعت اور طریقہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{انا وجدنا آباءنا على امة} بیشک ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک طریقے پر پایا ،
اور اللہ جل شانہ نے فرمایا :

{ان هذه امتكم امة واحدة} بیشک یہ تمہارا طریقہ ایک ہی ہے ۔

اس کے علاوہ اور بھی کئ ایک آیات ہیں ۔ ۔